اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفٰی والاٰل والاصحاب

۱۲۹۸ھ

احباب کا اعتقاد جمیل (اللہ تعالٰی)، مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی آل اور اصحاب کے بارے میں

تصنیف لطیف:۔

اعلٰی حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

بارگاہِ الٰہی میں ان سے سوا عزت ومنزلت اور ثواب میں کثرت پاجائیں)

ہاں یہ ایک فضل جداگانہ ہے کہ انھیں ملا اور دوسروں کو عطا نہ ہوا تو کیا ؟ (اور اسی کی تخصیص کیسی ؟) اس کے سوا صد ہا خصائص حضرت مولیٰ کو ایسے ملے کہ شیخین کو نہ ملے ۔ مگر (بارگاہِ الٰہی میں) قرب ورفعتِ درجات میں انھیں کو افزونی رہی (انھیں کو مزیت ملی اور انھیں کے قدم پیش پیش رہے) ورنہ کیا وجہ ہے کہ ارشاداتِ مذکورہ بالا میں انھیں ان سے افضل وبہتر کہا جاتا ہے (اور وہ بھی علے الاطلاق کسی جہت و حیثیت کی قید کے بغیر) اور ان (یعنی حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ) کی افضلیت (اور ان کی ان حضرات پر تفضیل) کا بہ تاکید اکید (مؤکد در مؤکد) انکار کیا جاتا ہے حالانکہ ادنیٰ ولی، اعلیٰ ولی سے افضل نہیں ہوسکتا ہے ۔ آخر دیکھئے حضرت امیر (مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم) کے خلفائے کرام میں حضرت سبط اصغر (سیدنا امام حسین) وجناب خواجہ حسن بصری کو تنزل ناسوتی ملا اور حضرت سبط اکبر (سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کوئی سلسلہ جاری نہ ہوا حالانکہ قرب ولایت امام مجتبیٰ (سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ولایت وقرب خواجہ (حسن بصری) سے بالیقین اتم واعلیٰ (برتر وبالا) اور ظاہر احادیث سے سبط اصغر شہزادہ گلگوں قبا (شہید کرب وبلا) پر بھی ان کا فضل ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

عقیدہ سابعہ ــــــــ مشاجراتِ صحابۂ کرام

حضرت مرتضوی (امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنھوں نے مشاجرات ومنازعات کئے (اور اس حق مآب صائب الرائے کی رائے سے مختلف ہوئے اور ان اختلافات کے باعث ان میں جو واقعات رونما ہوئے کہ ایک دوسرے کے مدِ مقابل آئے ، مثلاً جنگِ جمل میں حضرت طلحہ وزبیر وصدیقہ عائشہ اور جنگِ صفین میں حضرت امیر معاویہ بمقابلہ مولےٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

ہم اہلسنت ان میں حق، جانب جناب مولیٰ علی (مانتے) اور ان سب کو (مورد لغزش) بر غلط وخطا اور حضرت اسد اللّٰہی کو بدرجہا ان سے اکمل واعلیٰ جانتے ہیں مگر بایں ہمہ بلحاظ احادیث مذکورہ (کہ ان حضرات کے مناقب وفضائل میں مروی ہیں) زبانِ طعن وتشنیع ان دوسروں کے حق میں نہیں کھولتے اور انھیں ان کے مراتب پر جو ان کے لئے شرع میں ثابت ہوئے رکھتے ہیں، کسی کو کسی پر اپنی ہوائے نفس سے فضیلت نہیں دیتے ، اور ان کے مشاجرات میں دخل اندازی کو حرام جانتے ہیں، اور ان کے اختلافات

کو ابوحنیفہ وشافعی جیسا اختلاف سمجھتے ہیں۔ تو ہم اہلسنت کے نزدیک ان میں سے کسی ادنیٰ صحابی پر بھی طعن جائز نہیں چہ جائیکہ اُمّ المومنین صدیقہ (عائشہ طیّبہ طاہرہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب رفیع (اور بارگاہِ وقیع) میں طعن کریں، حاشا! یہ اللہ ورسول کی جناب میں گستاخی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تطہیر وبریّت (پاکدامنی وعفّت اور منافقین کی بہتان تراشی سے برأت) میں آیات نازل فرمائے اور ان پر تہمت دھرنے والوں کو وعیدیں عذابِ الیم کی سنائے[1]۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم انھیں اپنی سب ازواجِ مطہرات میں زیادہ چاہیں، جہاں منہ رکھ کر عائشہ صدیقہ پانی پئیں حضور اُسی جگہ اپنا لبِ اقدس رکھ کر وہیں سے پانی پئیں، یوں تو حضور صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کی سب ازواج (مطہرات، طیّبات، طاہرات) دنیا وآخرت میں حضور ہی کی بیبیاں ہیں مگر عائشہ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ یہ حضور کی بی بی ہیں دنیا وآخرت میں۔ حضرت خیر النساء یعنی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حکم ہوا ہے کہ فاطمہ! تو مجھ سے محبت رکھتی ہے تو عائشہ سے بھی محبت رکھ کہ میں اسے چاہتا ہوں۔ (چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا:

اَیْ بُنَیَّۃ ! الستِ تحبّین ما احب؟ فقالت بلیٰ. قال فاحبی ھٰذہٖ۔[2]

پیاری بیٹی! جس سے میں محبت کرتا ہُوں کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی؟ عرض کیا، بالکل یہی درست ہے (جسے آپ چاہیں میں ضرور اُسے چاہوں گی)۔ فرمایا: تب تو بھی عائشہ سے محبت رکھا کر)

سوال ہوا سب آدمیوں میں حضور کو کون محبوب ہیں؟ جواب عطا ہوا: "عائشہ"[3]۔

نوٹ: بریلی شریف سے شائع ہونے والے رسالہ میں مذکور کہ یہاں اصل میں بہت بیاض ہے، درمیان میں کچھ ناتمام سطریں ہیں مناسبتِ مقام سے جو کچھ فہم قاصر میں آیا بنادیا ۱۲۔ اس فقیر نے ان اضافوں کو اصل عبارت سے ملا کر قوسین میں محدود کر دیا ہے تاکہ اصل واضافہ میں امتیاز رہے اور ناظرین کو اس کا مطالعہ سہل ہو۔ اس میں غلطی ہو تو فقیر کی جانب منسوب کیا جائے۔ **محمد خلیل عفی عنہ**

[1] القرآن الکریم ۲۴/ ۱۹

[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل فضائل عائشہ رضی اللہ عنہا قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۸۵

[3] صحیح البخاری ابواب مناقب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم " " " ۱/ ۵۱۷

صحیح مسلم باب فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ " " " ۲/ ۲۷۳

مسند احمد بن حنبل عن عمرو بن العاص المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۲۰۳